مقدمہ لامع الدراری اوراصولِ تراجمِ بخاری
ایک تحقیقی جائزہ

حافظ غلام سرور*

حافظ عبدالباسط خاں**

فتاوی لفظ 'فتوی':

تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ کتاب اللہ کے بعد سب سے مستند کتاب امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ کی الجامع الصحیح ہے۔امام بخاریؒ نے اس میں صرف ان روایات کو جمع فرمایا ہے جو ان کی کڑی شرائط پر پوری اترتی ہیں۔ یہ احادیث صحیحہ کا مستند ذخیرہ اور علوم ومعارف کا خزینہ ہے۔

یہ کتاب بے شمار محاسن اور خصوصیات کی حامل ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی تراجم الابواب ہیں۔ امام بخاریؒ نے احادیث کو مختلف عنوانوں کے تحت ذکر کیا ہے۔ یہ عنوان تراجم الابواب کہلاتے ہیں۔ یہ تراجم دیگر کتبِ حدیث کے تراجم کے مقابلے میں دقیق اور مشکل ہیں۔ یہ آج تک علماء کے درمیان معرکۃ الآراء بنے ہوئے ہیں۔ ہر کوئی اپنے علم وفہم کے مطابق ان کی توجیہ کرتا ہے۔اہل علم کے ہاں یہ مقولہ مشہور ہے:

''فقہ البخاری فی تراجمہ'' اس کے دو مطلب ہیں:

۱۔ امام بخاریؒ کے تفقہ اور استنباطی قوت کا اندازہ ان کے تراجم سے کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ امام بخاریؒ نے اپنا فقہی نقطہ نظر تراجم میں بیان کیا ہے۔(۱)

کسی شاعر نے ان ابواب وتراجم کے بارے میں خوب کہا ہے۔

اعیا فحول العلم حل رموزما

أبداه فی الابواب من اسرار (۲)

مولانا انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں:

''امام بخاریؒ سے پہلے کسی نے اس قسم کے تراجمِ ابواب قائم نہیں کیے اور نہ ہی ان کے بعد اس قسم کے تراجم وجود میں آئے ، گویا امام بخاریؒ اس دروازے کو کھولنے والے تھے اور خود ہی اس دروازے کو بند کرنے والے ہیں''۔

'' فکان ھو الفاتح لذالک الباب وصار ھو الخاتم '' (۳)

---

*پی ایچ ڈی سکالر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

**اسسٹنٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تراجمِ بخاری کی اہمیت اور ان کے حل کی مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے علماء نے ان پر مستقل کتابیں لکھیں۔ نیز صحیح بخاری کی شروح: فتح الباری ،عمدۃ القاری وغیرہ میں حل تراجم کی طرف خصوصی توجہ دی گئی۔ اہلِ علم نے ان پر جو مستقل کتابیں لکھیں ان میں سے کچھ کتب درج ذیل ہیں:

۱۔ ''المتواری علی تراجم البخاری'' یہ کتاب امام ناصر الدین علی بن محمد بن منیر الاسکندرانی کی تصنیف ہے اس میں تقریباً چار سو تراجم کا حل پیش کیا گیا ہے۔

۲۔ ''ترجمان التراجم'' یہ محمد بن عمر بن رشد الفہری (م۔۷۲۱ھ) کی تصنیف ہے۔اس میں کتاب الصیام تک تراجم کا حل پیش کیا گیا ہے۔

۳۔ ''حل الاغراض المبهمہ فی الجمع بین الحدیث والترجمہ'' یہ مغربی عالم محدث محمد بن منصور نے لکھی اس میں ایک سو تراجم کی شرح موجود ہے۔(۴)

۴۔ ''شرح تراجم البخاری'' یہ شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ دہلویؒ (م۔۱۱۷۶ھ) کی تصنیف ہے اس میں آپؒ نے چودہ اصولِ تراجم بیان کئے ہیں یہ رسالہ حیدر آباد دکن سے شائع ہوا۔ یہ رسالہ عموماً مطبوعہ بخاری کی شروع میں لگا ہوتا ہے۔

۵۔ ''الابواب والتراجم'' یہ رسالہ شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ نے مالٹا میں قید کے دوران تحریر فرمایا لیکن یہ صرف کتاب العلم تک ہی تحریر ہو سکا۔(۵)

۶۔ شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندہلویؒ نے ان آخری دونوں رسالوں، دیگر شراح بخاری کی آراء اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی تراجمِ بخاری کے سلسلے کی تحقیقات کو ایک کتاب میں یکجا کیا ہے اور غور وفکر کر کے اپنی ذاتی تحقیق وتنقیح کے بعد اصولِ تراجم کی تعداد ستر تک بیان کی ہے۔(۶)

ان اصول کی کچھ تحقیقی بحث مقدمہ لامع الدراری میں کی جبکہ اپنی کتاب ''الابواب والتراجم'' میں ان اصولوں کو مکمل تفصیل کے ساتھ بیان کیا اور ان اصول کی روشنی میں پوری صحیح بخاری کے تراجم ابواب کی باہمی مناسبت، تراجم اور احادیث کے درمیان ربط اور ابواب وکتب کے درمیان ربط ومناسبت کو بھی واضح کیا۔ یہ کتاب تین جلدوں میں عربی ٹائپ میں ندوہ پریس سے شائع ہوئی۔ اب دوبارہ مطابع الرشید، مدینہ منورہ سے شائع ہوئی ہے۔

مقدمہ لامع الدراری کا تعارف وخصوصیات:

''لامع الدراری علی جامع البخاری'' برصغیر کے مشہور محدث مولانا رشید احمد گنگوہیؒ (م۔۱۳۲۳ھ) کے افادات کا مجموعہ ہے۔ اسے مولانا یحییٰ کاندھلویؒ (م۔۱۳۳۴ھ) نے مرتب کیا ہے اور شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ نے اس کو اپنے مفصل حواشی اور تعلیقات سے مزین کیا ہے۔ آپؒ نے اس حواشی میں نا صرف لامع الدراری کے مغلقات کو کھولا ہے، بلکہ ان تمام ضروری مضامین کو بھی شامل کیا ہے جو دیگر شراحِ بخاری نے ان مواقع پر بیان کئے ہیں۔ یوں یہ حواشی بجائے خود ایک

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مستقل تالیف ہے۔آپ نے لامع الدراری کے شروع میں ایک مستقل مقدمہ بھی تحریر کیا ہے۔

لامع الدراری پہلی دفعہ مکتبہ یحیویہ سہارنپور سے طبع ہوئی۔اس کی تین جلدیں ہیں پہلی جلد کے شروع میں یہ مقدمہ ہے جو ایک سو باون صفحات پر مشتمل ہے۔زیرِ نظر نسخہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی کا شائع کردہ ہے جو کہ مکتبہ یحیویہ کے مطبوعہ نسخہ کا عکس ہے۔مکتبہ امدادیہ مکہ مکرمہ نے اس کا کمپیوٹر ایڈیشن بھی شائع کیا ہے۔حال ہی میں مؤسسۃ الخلیل الاسلامیۃ فیصل آباد سے مولانا زکریاؒ کی تین کتب،لامع الدراری کی تعلیقات،ابواب وتراجم اور تقریر بخاری کو یکجا کر کے ''کنز المتواری فی معادن لامع الدراری'' کے نام سے چوبیس جلدوں میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے،اس کی پہلی جلد مقدمہ لامع الدراری پر مشتمل ہے جس کے چار سو نوے صفحات ہیں۔

یہ مقدمہ امام بخاریؒ اور ان کی جامع صحیح کے محاسن پر وقیع مقدمہ ہے۔اس کی حیثیت مقدمۃ الکتاب کی ہے۔اس میں چار فصلوں کے تحت امام بخاریؒ کے حالاتِ زندگی،سیرت ومناقب،تالیفات،صحیح بخاری کے محاسن وخصوصیات،شروط بخاری،مراتبِ کتب حدیث،مرتبہ صحیح بخاری،حدیث کے ابوابِ ثمانیہ،روایاتِ بخاری کی تعداد،روایاتِ بخاری پر نقد کے جوابات،ابواب وکتب بخاری کے درمیان ربط وترتیب،تراجم وابواب بخاری سے متعلق بعض تصانیف،اصولِ تراجم،اقسامِ تراجم،عادۃ البخاری فی التراجم،صحیح بخاری کی ایک سو دس شروحات کا تعارف اور آخر میں مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور مولانا یحییٰ کاندھلویؒ کے حالات درج ہیں۔

اس مقدمہ کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ابواب وتراجمِ بخاری کے اصول وقواعد کے حوالے سے پُرمغز اور جامع بحث کی گئی ہے۔

اصولِ تراجمِ بخاری:

مقدمہ لامع الدراری میں بیان کردہ کچھ اصول تراجم ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

تراجمِ دعاوی:

یہ امام بخاریؒ کے قائم کردہ وہ تراجم ابواب ہیں جن میں ترجمۃ الباب بطورِ دعویٰ ہوتا ہے اور باب کے ذیل میں آنے والی روایت بطورِ دلیل ہوتی ہے جس سے یہ ترجمہ ثابت ہوتا ہے کہ اس قسم کے تراجم میں امام بخاریؒ کے جو مختلف اصول ہیں وہ مثالوں کے ساتھ بیان کیے جاتے ہیں۔

۱۔ باب کے تحت آنے والی روایات کے مجموعہ سے ترجمہ کا ثبوت یعنی باب کے تحت آنے والی تمام روایات سے ترجمہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ کوئی ایک روایت ترجمہ سے مطابقت رکھتی ہے۔تو ایسے مواقع پر کہا جائے گا کہ امام بخاریؒ نے ترجمہ روایات کے مجموعہ سے ثابت کیا ہے۔(۷)

مثال: ''باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ''(۸)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس باب کے تحت چھ احادیث آئی ہیں لیکن ان میں سے صرف تیسری روایت ''أول مابدابه رسول الله ﷺ من الوحی الرؤ یاء الصالحة''میں بدۡ الوحی کا ذکر ہے باقیوں میں نہیں ہے گویا امام بخاریؒ نے یہاں مجموعہ روایات سے ترجمہ ثابت کیا ہے۔

۲۔ ترجمہ کے تحت آنے والی روایت کے عموم سے ترجمہ ثابت کرتے ہیں۔مثلاً''باب التیمن فی دخول المسجد''(۹)

اس کے تحت حضرت عائشہؓ سے مروی روایت ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: کان النبی ﷺ یحب التیمن مااستطاع فی شأنه کله''(۱۰) اس میں تیمن کے عموم سے ترجمۃ الباب ثابت کیا ہے۔

۳۔ ترجمہ کو روایتِ باب سے بطریقِ اولویت ثابت کرتے ہیں۔(۱۱)

مثلاً:''باب البول قاعداً أوقائما'' کے تحت حضرت حذیفہؓ کی روایت نقل کی ہے:

'' أن النبی ﷺ أتی سباطة قوم فبال قائما '' (۱۲)

اس میں بیٹھ کر پیشاب کرنے کا ذکر نہیں امام بخاریؒ نے اس کو بطریق اولویت ثابت کیا ہے یعنی''بول قائماً''میں بدن اور کپڑے پر پیشاب کے چھینٹوں کا خطرہ ہوتا ہے۔اس کے باوجود یہ آپؐ سے ثابت ہے اور''بول قاعدا''میں یہ اندیشہ بھی نہیں اس میں ستر بھی زیادہ ہے تو وہ بطریق اولیٰ جائز ہوگا۔

۴۔ ترجمہ کے ذریعہ کسی ایسی روایت کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو بخاری میں موجود نہیں ہوتی کسی دوسری حدیث کی کتاب میں ہوتی ہے اس سے اپنا دعوٰی ثابت کرتے ہیں (۱۳)

مثلاً''باب دلک المرأة نفسها اذاتطهرت من المحیض ''اس کے تحت جو روایت نقل کی ہے اس میں''دلک'' کا ذکر نہیں۔نہ ہی بخاری شریف میں کسی اور جگہ ذکر ہے۔البتہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے''فتدلکه دلکا شدیدا''۔(۱۴)

تو ترجمہ کو ثابت کرنے کے لئے مسلم کی روایت کے طرف اشارہ کیا ہے۔

۵۔ ترجمہ قائم کر کے دعوٰی کرتے ہیں۔اس کا ثبوت حدیث الباب سے نہیں ہوتا بلکہ دوسری روایت سے ثبوت ہوتا ہے۔جو صحیح بخاری کے دوسرے مقام پر وارد ہوئی ہے۔

مثلاً: کتاب العلم میں ترجمہ قائم کیا ہے''باب السمر فی العلم''۔(۱۵)

اس ترجمہ کے ذیل میں آنے والی روایت میں''سمر فی العلم'' کا ذکر نہیں جبکہ کتاب التفسیر میں ذکر کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

'' فتحدث رسول الله ﷺ مع أهله ساعة ''گویا ترجمہ کتاب العلم میں ہے اور اس کا ثبوت کتاب التفسیر میں ہو رہا ہے۔(۱۶)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تراجمِ شارحہ:

وہ تراجم کہلاتے ہیں جو اپنے ذیل کی روایات کی وضاحت کرتے ہیں۔مثلاً حدیث مطلق ہے اس کو مقید کر دینا اور حدیث عام ہے اس کو خاص کرنا یا اس کے برعکس کیا جائے۔یہ تراجم شارحہ کہلاتے ہیں۔(۱۷)

۶۔ ترجمہ مطلق ہوتا ہے اور روایت مقید ہوتی ہے۔اس سے امام بخاریؒ اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ روایت میں جو قید مذکور ہے وہ اتفاقی ہے،احترازی نہیں ہے اس لئے حکم مطلق ہوگا۔

مثلاً:''باب الجمع فی السفر بین المغرب والعشاء'' (۱۸)

یہ ترجمہ مطلق ہے اور اس کے تحت جو روایت ذکر کی گئی ہے اس میں ''کان النبی ﷺ یجمع بین المشرق والعشاء اذا جدبہ السیر ''مذکور ہے۔ ترجمۃ الباب مطلق لا کر اشارہ کیا کہ''اذا جد بہ السیر'' کی قید احترازی نہیں ہے اتفاقی ہے۔

۷۔ ترجمہ مقید لاتے ہیں اور روایت مطلق ہوتی ہے۔مقصد یہ ہوتا ہے کہ روایت میں ترجمۃ الباب کی قید ملحوظ ہے۔

مثلاً''باب الصفرۃ والکدرۃ فی غیر أیام الحیض'' (۱۹)

ترجمۃ الباب میں فی''غیر ایام الحیض'' کی قید ہے۔جب کہ روایت کے الفاظ''کنا لانعد الکدرۃ والصفرۃ شیئا ''مطلق ہیں۔تو امام بخاریؒ نے اپنے ترجمہ سے بتادیا کہ زمانہ حیض میں زرد یا مٹیالا رنگ حیض شمار کیا جائے گا اور یہ جو بات روایت میں ہے یہ غیر أیام حیض یعنی حالتِ طہر کے بارے میں ہے۔

۸۔ بعض جگہ یہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے کہ ترجمہ عام لائے ہیں اور اس کے تحت احادیث خاص لائے ہیں وہاں یہ بتایا ہے کہ احادیث میں عموم مراد ہے۔(۲۰)

مثلاً''باب ماجاء فی الثوم النی والبصل والکراث''.(۲۱)

اس ترجمہ کے تحت چار احادیث ذکر کی گئی ہیں جن میں سے تین میں خاص''الثوم'' کا ذکر ہے۔ترجمہ عام ذکر کر کے بتادیا کہ ان احادیث میں بھی عموم مراد ہے۔

تراجمِ مبہمہ:

امام بخاریؒ کے بہت سے تراجم ایسے ہیں جن کی مراد مبہم اور پوشیدہ ہے۔کافی غور و فکر کے بعد ان کی مراد معلوم ہوتی ہے اور ان کی احادیث کی تراجمِ ابواب سے مطابقت کا پتہ چلتا ہے۔ایسے تراجم میں امام بخاریؒ جن اصولوں کو پیشِ نظر رکھتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

۹۔ بسا اوقات ادلہ میں تعارض ہوتا ہے اس لئے ترجمہ میں ابہام رکھتے ہیں۔(۲۲)

مثلاً:''باب ماجاء فی قاتل النفس'' (۲۳)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

یہاں ابہام کی وجہ یہ ہے کہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ خودکشی کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور دوسرے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا، بلکہ اپنے گناہ کی سزا بھگت کر جنت میں داخل ہوگا۔ چنانچہ دلائل کے اس تعارض کی وجہ سے امام بخاریؒ نے کوئی فیصلہ نہیں کیا اور ترجمہ مبہم رکھا ہے۔

۱۰۔ بعض جگہ ابہام اس لئے رکھتے ہیں کہ توسع اور گنجائش کی طرف اشارہ مقصود ہوتا ہے۔(۲۴)

مثلاً: ''**باب ما يقرأ بعد التكبير** '' (۲۵)

اس باب میں ایک روایت حضرت انسؓ کی نقل کی ہے، جس میں تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ سے ابتداء کا ذکر ہے، دوسری روایت حضرت ابو ہریرۃؓ کے حوالے سے ذکر کی ہے اس میں تکبیر کے بعد'' **اللهم باعد بيني وبين خطاياى** '' والی دعا مذکور ہے۔ ترجمہ سے اس طرف اشارہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد چاہے دعا پڑھی جائے یا کچھ پڑھے بغیر سورہ فاتحہ شروع کردی جائے سب کی گنجائش موجود ہے۔

تراجمِ استفہامیہ:

بعض جگہ استفہامیہ تراجم قائم فرماتے ہیں اور روایات وآثار کے ذریعے استفہام کا جواب دیتے ہیں۔(۲۶)

مثلاً:'' **باب هل يسافر بالجارية** '' (۲۷)

اس ترجمہ کے تحت آنے والی روایات سے ترجمۃ الباب میں موجود استفہام کا جواب دیا ہے اور اس کا جواز ثابت کیا ہے۔

۱۲۔ بعض جگہ ''ھل'' کے ذریعے استفہامیہ ترجمہ قائم کرتے ہیں۔ ایسا دلیل میں احتمالات ہونے کی وجہ سے کرتے ہیں۔

مثال:''**باب هل ينفخ في يديه** '' (۲۸)

کتاب التیمم میں یہ ترجمہ قائم کیا ہے اس میں جو روایت نقل کی ہے اس میں ہے'' **فضرب النبی** ﷺ **بكفيه الارض ونفخ فيهما** '' یہاں آپ کا'' **نفخ في اليدين** '' کا عمل مذکور ہے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ مٹی کے ساتھ کوئی تنکا ہاتھ کو لگ گیا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نفخ تیمّم کی سنت کے طور پر کیا ہو۔ اس بناء پر آپؒ نے استفہامیہ ترجمہ قائم کیا ہے۔(۲۹)

۱۳۔ بسا اوقات تفصیل کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ترجمہ استفہامیہ لاتے ہیں۔

مثال: " **باب هل يمضمض من اللبن** " (۳۰)

اس کے تحت ایک روایت نقل کی ہے''**أن رسول الله** ﷺ **شرب لبنا فمضمض وقال :ان له دسما** ''تو اس سے یہ بتا رہے ہیں کہ دودھ پینے کے بعد منہ میں اگر چکنائی کا اثر موجود ہو تو کلی کرلیں اور اگر لعاب دہن وغیرہ سے چکنائی دور ہو جائے تو کلی کی ضرورت نہیں۔(۳۱)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

شرطیہ تراجم:

۱۴۔ ترجمۃ الباب شرط کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور اس کا جواب شرط ترجمہ کے اندر ہی معلوم ہوتا ہے۔(۳۲)

مثال: ''باب اذا وکل المسلم حربیا فی دار الحرب أو فی دار الاسلام جاز '' اس ترجمۃ الباب کے آخری لفظ ''جاز'' سے حکم بتادیا۔ تو یہ آخری لفظ جوابِ شرط ہے۔

۱۵۔ بعض مقامات پر ترجمۃ الباب شرط کے ساتھ لاتے ہیں اور ترجمہ میں جواب شرط موجود نہیں ہوتا بلکہ باب کی روایت سے جواب شرط معلوم ہوتا ہے۔ (۳۴)

مثال: باب اذا وھب ھبة فقبضھا الآخر ولم یقل قبلت'' (۳۵)

یہاں جواب شرط ترجمہ میں مذکور نہیں بلکہ باب کی روایت سے جواب شرط معلوم ہو رہا ہے کہ قبضہ کرنے سے ہبہ تام ہو جائے گا اگرچہ جس کو ہبہ کیا گیا ہے اس نے '' قبلت'' نہ کہا ہو۔

۱۶۔ کبھی ترجمہ شرطیہ ذکر کرتے ہیں اور جوابِ شرط صحابی یا تابعی کے اثر سے بیان کرتے ہیں۔

مثال:'' باب اذا أقرضه الی اجل مسمی '' (۳٦)

اس ترجمہ کے بعد حضرت ابن عمرؓ کا اثر بیان کیا ہے جس سے تاجیل کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ تو جوابِ شرط صحابی کے اثر سے بیان کیا ہے۔(۳۷)

باب فی باب:

۱۷۔ بعض اوقات ''باب فی باب'' لاتے ہیں یہ اس لئے کہ امام بخاریؒ ایک باب کے ذیل میں احادیث کثیرہ ذکر کرتے ہیں جو ترجمۃ الباب پر دلالت کرتی ہیں۔ پھر جب انہیں کسی حدیث میں کوئی فائدہ نظر آتا ہے جو ترجمۃ الباب کے علاوہ ہوتا ہے تو وہ اس حدیث کو ''باب فی باب'' کے تحت ذکر کرتے ہیں۔(۳۸)

مثال:''باب فضل صلاۃ الجماعة '' کے بارے میں حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ باب در باب ہے اصل تو یہاں صلاۃ الجماعۃ کی فضیلت کا بیان ہے مگر چونکہ اس باب کی روایات سے ایک نئی بات ثابت ہوتی ہے یعنی نمازِ فجر با جماعت کی فضیلت تو اس کو الگ باب باندھ کر بطورِ فائدہ جدیدہ ذکر کیا ہے۔(۳۹)

باب من قال أو فعل کذا:

۱۸۔ بسا اوقات ''من قال کذا أو فعل کذا'' کے عنوان سے ترجمہ قائم کرتے ہیں اس کی کئی وجوہ ہیں۔

(الف) کبھی حکم کے عام ہونے کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

مثال: انہوں نے باب قائم کیا ہے۔'' باب من برک علی کتبه عند الامام أو المحدث '' (۴۰)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس ترجمہ میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ طریقہ اس شخص کے ساتھ خاص نہیں جس کا واقعہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ جس شخص کو بھی یہ حالت پیش آئے گی اس کے لئے یہ طریقہ ہونا چاہئے۔

(ب) کبھی یہ عنوان مسلکِ مختار کو بیان کرنے کیلئے اختیار کیا جاتا ہے۔

مثال:" **باب من لم يتوضأ الامن الغشي المثقل** " (۴۱)

اس ترجمہ میں اپنا مسلکِ مختار پیش کیا ہے۔

(ج) کبھی یہ عنوان اخلاق وآداب بتانے کے لئے اختیار کرتے ہیں۔

مثال: "**باب من قعد حيث ينتهي به المجلس** "میں یہ بتایا ہے کہ ادب یہ ہے کہ مجلس میں آنے والا جہاں مجلس کی وسعت ختم ہورہی ہے وہیں بیٹھ جائے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے۔(۴۲)

تراجمِ مجردہ:

اس سے مراد ایسے تراجم ہیں کہ جن میں امام بخاریؒ ترجمہ میں اپنا قول ذکر کرتے ہیں اس کے بعد کچھ ذکر نہیں کرتے۔

۱۹۔ صحیح بخاری میں نو مقامات ایسے ہیں کہ امام بخاری نے اپنے الفاظ میں ترجمہ قائم کیا ہے۔ پھر نہ کوئی حدیث ذکر کی ہے نہ کوئی اثر نہ کوئی آیت بلکہ محض خالی ترجمہ ہے۔ تو اس سے اس طرف اشارہ ہوتا ہے کہ اس کے مطابق حدیث ماسبق میں قریب ہی کہیں گزر گئی ہے یا مابعد میں وہ روایت آنے والی ہے۔(۴۳)

مثال: **كتاب الجمعة** میں" **باب الصلوة بعدالجمعة وقبلها** " (۴۴)

اس کے بعد سنن قبلیہ کی کوئی حدیث نہیں بیان کی کیونکہ وہ ماقبل میں گزر چکی ہے۔ اسی طرح "**باب محل الرجال الجنازة دون النساء**" اس میں محل النساء سے متعلق کوئی روایت نہیں وہ باب کے مابعد آنے والی ہے۔

باب بلاترجمہ:

امام بخاریؒ نے کئی مقامات پر یہ طریقہ اختیار فرمایا ہے کہ باب تو ہوتا ہے لیکن ترجمہ نہیں ہوتا اور اس کے ذیل میں مسند روایت پیش کرتے ہیں اس باب بلاترجمہ میں آپؒ نے جو اصول پیش نظر رکھے ہیں وہ ذیل میں درج میں کئے جاتے ہیں۔

۲۰۔ باب بلاترجمہ رجوع الی الاصل کے لئے لاتے ہیں یعنی ایک سلسلہ ابواب کا چلا آرہا ہوتا ہے درمیان میں کچھ ضمنی تراجم آجاتے ہیں تو اصل سلسلہ کی طرف رجوع کرنے کیلئے باب بلاترجمہ لاتے ہیں۔(۴۵)

مثال:"**باب فضل اللهم ربنا لک الحمد** "۔(۴۶) یہ ترجمہ قائم کرنے کے بعد باب بلاترجمہ لائے اور اس میں تین احادیث ذکر فرمائی ہیں ان میں سے کسی ایک سے بھی ربنا لک الحمد کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی تو دراصل یہ باب بلاترجمہ "**باب ما يقول الامام ومن خلفه اذرفع رأسه من الركوع**" کی تکمیل ہے تو یہ رجوع الی الاصل ہوا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۱۔ بسا اوقات باب بلا ترجمہ یہ بتانے کیلئے لاتے ہیں کہ یہ باب سابق کے لائے بطور فصل ہے کیونکہ اس میں ایسی روایت لاتے ہیں جو من وجہ باب سابق سے متعلق ہوتی ہے اور من وجہ مستقل بھی ہوتی ہے۔(۴۷)

مثال: "باب ادخال البعیر فی المسجد" (۴۸)

اس کے بعد ایک باب بلا ترجمہ ہے جو باب سابق کیلئے بطورِ فصل ہے۔اسی طرح "باب الصلوة بین السوای" ہے۔(۴۹)

اس ترجمہ کے بعد باب بلا ترجمہ بھی بطورِ فصل ہے۔

۲۲۔ کبھی باب بلا ترجمہ "باب سابق سے پیدا شدہ اشکال کو رفع کرنے کیلئے لاتے ہیں۔(۵۰)

مثال: "باب سوال جبرئیل النبی ﷺ " (۵۱)

اس کے بارے میں شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سوال سے ایمان واسلام میں فرق ومغایرت معلوم ہوتی تھی لہٰذا باب بلا ترجمہ لاکران میں اتحاد ثابت کررہے ہیں۔

۲۳۔ کبھی تشحیذِ اذھان یعنی ذہن کو تیز کرنے کیلئے باب بلا ترجمہ لاتے ہیں۔ یہاں امام بخاریؒ کا منشا یہ ہوتا ہے کہ قاری باب کی روایت کو سامنے رکھ کے خود ایسا ترجمہ قائم کرے جو صحیح بخاری کی شان کے مطابق بھی ہو اور اس سے تکرار بھی لازم نہ آئے اس طرح ذہن تیز ہوتا ہے اور استخراجِ مسائل اور استنباط کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔(۵۲)

مثال: "باب علامة الایمان حب الانصار ". (۵۳)

اس کے بعد باب بلا ترجمہ ہے اس کے مطابق ترجمۃ الباب" باب اجتناب الکبائر علامة الایمان یا باب اجتناب المعاصی من الایمان " ہوسکتا ہے۔اسی طرح ابواب تیمم کے آخر میں باب بلا ترجمہ ہے اس کی روایت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ ترجمہ مناسب ہوسکتا ہے "باب اذالم یجد الجنب ماء فتیمم "

۲۴۔ کبھی تکثیرِ فوائد کیلیے باب بلا ترجمہ لاتے ہیں یعنی باب کے ذیل میں آنے والی روایت بہت سے فوائد پر مشتمل ہوتی ہے، اگر ترجمہ قائم کردیا جائے تو قاری کا ذہن اسی ترجمہ پر مرکوز ہوجاتا ہے اور دیگر فوائد کی طرف توجہ نہیں رہتی۔

مثال: " باب سوال جبرئیل النبی ﷺ عن الایمان " (۵۴)

شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ کہتے ہیں اس کے بعد جو باب بلا ترجمہ ہے وہ تکثیرِ فوائد کی طرف اشارہ کے لئے ہے۔(۵۵)

۲۵۔ کبھی تکثیرِ طرق کی طرف اشارہ کرنے کیلئے باب بلا ترجمہ لاتے ہیں یعنی روایتِ باب کئی طرق سے منقول ہے۔

مثال: " باب ماجاء فی غسل البول " (۵۶)

اس باب کے بعد باب بلا ترجمہ ہے جس میں امام بخاریؒ نے حدیث" رجلین یعذبان فی القبر الخ "عن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مجاہد عن طاؤس عن بن عباس کے طریق سے ذکر کی ہے۔ جبکہ یہ حدیث ''باب من الکبائر أن لا یستتر من بوله''(۵۷) میں عن مجاہد عن اب عباس کے طریق سے ذکر کی ہے تو باب بلا ترجمہ سے ان کثرتِ طرق کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

۲۶۔ باب بلا ترجمہ بطورِ تحویل لائے ہیں جس طرح ایک سند کو ذکر کرتے ہوئے ''ح'' لاتے ہیں اور اس کے بعد دوسری سند کو ذکر کرتے ہیں۔ یہ ''تحویل من سند الی سند'' ہوتی ہے اور آگے جا کر یہ دونوں سندیں مل جاتی ہیں۔ اسی طرح یہ باب بلا ترجمہ بھی بطورِ تحویل ہے۔(۵۸)

مثال: شاہ ولی اللہؒ نے اپنے رسالہ ''شرح تراجم ابواب البخاری'' میں ''کتاب بدء الخلق'' میں آنے والے باب بلا ترجمہ کو بطورِ مثال پیش کیا ہے۔(۵۹)

۲۷۔ کبھی باب بلا ترجمہ بطورِ تمیز بھی لاتے ہیں۔ جس کے ذریعے سابقہ باب سے فرق پیدا کرتے ہیں۔(۶۰)

مثلاً ''باب علامة الایمان حب الانصار'' (۶۱)

اس باب میں مرجئہ کا رد کیا ہے اور اس کے بعد باب بلا ترجمہ میں مرجئہ اور خوارج دونوں کا رد کرتے ہوئے بطورِ تمیز باب بلا ترجمہ لائے ہیں۔

بظاہر بے فائدہ ترجمہ:

۲۸۔ بعض اوقات امام بخاریؒ ایسا ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں جو بظاہر بے فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن درحقیقت اس میں فائدہ ہوتا ہے۔

مثال: ''باب قول الرجل : فاتتنا الصلوٰة'' (۶۲)

یہاں بظاہر اس ترجمۃ الباب کا فائدہ سمجھ نہیں آ رہا۔ لیکن آپؒ نے اس ترجمہ سے ان لوگوں کا رد کیا ہے جو ''فوت'' کی اسناد ''صلوٰۃ'' کی طرف جائز نہیں سمجھتے تو آپؒ نے حدیث الباب سے اس کا جواز ثابت کیا ہے۔(۶۳)

تراجمِ جامعہ:

ایسے تراجم ابواب جن سے کئی چیزوں کو جمع کرنا مقصود ہوتا ہے۔ ان میں آپؒ نے درجِ ذیل اصول پیشِ نظر رکھے ہیں۔

۲۹۔ بسا اوقات جمع بین الروایات کے لئے ترجمۃ الباب ذکر کرتے ہیں اور تطبیق کے ذریعے روایات جمع کرتے ہیں۔

مثال: ''باب لا تستقبل القبلة بغائط او بول الا عندالبناء: جداراً ونحوه'' (۶۴)

اس میں حضرت ابوایوب انصاریؓ سے منقول روایت میں استقبال واستدبارِ کعبہ دونوں کی ممانعت مذکور ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت میں مذکور ہے کہ آپ نے جدار کی موجودگی میں استدبار کیا ہے۔ امام بخاریؒ نے یہ ترجمہ قائم کر کے دونوں میں تطبیق دی ہے کہ حضرت ابوایوب انصاریؓ سے منقول روایت جدار وغیرہ کوئی حائل موجود نہ ہونے پر محمول ہے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اور حضرت ابن عمرؓ والی روایت حائل موجود ہونے کی حالت کے بارے میں ہے۔(۶۵)

۳۰۔ بعض اوقات ترجمہ میں کئی امور ذکر کرتے ہیں لیکن ان میں سے صرف ایک کے بارے میں روایت لاتے ہیں دوسرے امور کے بارے میں روایات پیش نہیں کرتے۔اس کی ایک وجہ تو یہ ہوتی ہے کہ جس کو ثابت کرنا ہوتا ہے اس کی تائید میں روایت پیش کرتے ہیں اور جن امور کی روایات پیش نہیں کرتے ان کی نفی مقصود ہوتی ہے۔

مثال:''باب الصلوٰۃ بعدالجمعۃ وقبلھا'' (٦٦)

اس ترجمہ کے ذیل میں صلوٰۃ بعد الجمعہ کی روایت پیش کردی لیکن 'صلوٰۃ قبل الجمعہ' کی روایت ذکر نہیں کی تو مقصود صلوٰۃ بعد الجمعہ کو ثابت کرنا ہے اور صلوٰۃ قبل الجمعہ کی نفی کرنی ہے۔(٦٧)

۳۱۔ ترجمۃ الباب میں کئی امور ذکر کرتے ہیں ایک کی روایت پیش کردیتے ہیں دوسرے کی نہیں تو یہ اشارہ کرتے ہیں کہ دوسرے کی روایت بخاری شریف میں کسی اور جگہ موجود ہے۔

مثلاً'' باب التقاضی والملازمۃ فی المسجد '' (٦٨)

اس ترجمہ میں دو چیزیں مرکوز ہیں ''تقاضی'' اور ''ملازمۃ'' مگر اس باب کے جو حدیث پیش کی گئی ہے اس میں ''تقاضی'' کا ذکر تو ہے ''ملازمۃ'' کا نہیں ہے۔کتاب الخصومۃ میں جو روایت ذکر کی گئی اس میں ''ملازمۃ'' کا ذکر بھی ہے۔اس لئے یہ کہا جائے گا کہ امام بخاریؒ نے یہاں خصومت والی روایت کی طرف اشارہ کیا۔(٦٩)

۳۲۔ ترجمہ قائم کرنے کے بعد ایسی حدیث لاتے ہیں جو ترجمہ کے مطابق وموافق ہوتی ہے،مگر اس کے فوراً بعد دوسری روایت ایسی روایت بیان کرتے ہیں ،جس کی مطابقت ترجمہ سے نہیں ہوتی اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حدیث اول میں کوئی امر قابلِ بیان ہوتا ہے،اس کی تکمیل کی غرض سے حدیث ثانی لاتے ہیں اثباتِ ترجمہ کیلئے نہیں لاتے ۔(۷۰)

مثال:''باب ترک القیام للمریض '' (۷۱)

اس باب میں ایک حدیث نعیمؓ سے مروی ہے یہ ترجمۃ الباب پر صراحۃً دلالت کر رہی ہے جب کہ اس کے بعد حدیثِ ثانی محمد بن کثیرؒ سے مروی ہے وہ ترجمہ کے مناسب نہیں لگ رہی۔مگر شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ فرماتے ہیں:

'' انمااوردھٰھنا اشارۃ الی ان الرواۃ اختلفوا علی سفیان الی اٰخرماقال '' (۷۲)

۳۳۔ ترجمہ میں ایک لفظ مجمل ومبہم ایسا لاتے ہیں کہ شراح بھی اس کی تفصیل میں اختلاف کرتے ہیں۔تو ایسی صورت وہ احتمال راجح ہونا چاہئے جو مقام کے زیادہ مناسب ہو اور اس میں مؤلف پر کوئی شبہ وخدشہ عائد نہ ہو اور اگر احتمالات مساوی ہیں،تو یہ سمجھا جائے گا کہ مولف کی مراد دونوں ہیں،اس لئے انہوں نے ایسا لفظ اختیار کیا ہے۔(۷۳)

مثال:''باب الصلوٰۃ من الایمان وقول اللہ وما کان لیضیع ایمانکم یعنی صلاتکم عند البیت''(۷۴)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس ترجمہ میں ''عند البیت'' کے الفاظ مجمل ومبہم نظر آرہے ہیں جس کی تعیین میں شراح بھی ششدر نظر آتے ہیں۔

۳۴۔ بسا اوقات ایسا ترجمۃ الباب قائم کرتے ہیں کہ جس سے کسی دوسری کتاب میں واردشدہ حدیث یا اثر کی تردید ہوتی ہے۔(۷۵)

مثال: ''باب أذان الأعمی '' (۷٦)

اس ترجمہ سے امام بخاریؒ کا مقصود ''ابن ابی شیبہ'' میں وارد ابن أبي الزبیر کے اثر کی تردید ہے۔انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔اس سے امام بخاریؒ کی وسعتِ علمی کا پتہ چلتا ہے۔

۳۵۔ تاریخی واقعات کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ترجمہ قائم کرتے ہیں۔(۷۷)

مثال:'' باب ذکر قحطان '' (۷۸)

یہ ترجمہ واضح المراد ہے اوراس کے ذیل میں آنے والی روایات اسی تاریخی واقعہ سے متعلق ہیں۔

ترجمہ بلفظ الحدیث:

۳٦۔ بعض مقامات میں حدیثِ رسول ﷺ کو ترجمہ بنایا ہے،اس میں امام بخاریؒ نے مختلف طریقے اختیار کئے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

(الف) حدیث رسول اللہ ﷺ کو ترجمہ بناتے ہیں اوراس کے حدیثِ نبویؐ ہونے کی تصریح بھی ترجمہ کے اندر کرتے ہیں۔

مثال: کتاب الایمان کا پہلا ترجمۃ الباب ''باب قول النبی ﷺ بنی الاسلام علی خمس'' (۷۹)

(ب) حدیث نبویؐ کو ترجمہ بناتے ہیں لیکن اس کے حدیث ہونے کا ذکر نہیں کرتے۔

مثال: ''باب من یرد اللہ خیرا یفقھه فی الدین '' (۸۰)

اس ترجمہ میں جو حدیث ذکر کی ہے،اس کے حدیث ہونے کا اشارہ ترجمہ میں موجود نہیں ہے۔

(ج) ترجمہ ایسی حدیث کو بناتے ہیں جو ان کی شرط کے مطابق نہیں ہوتی،لیکن دوسری کتابوں میں موجود ہوتی ہے،تو روایات لاکر اس کی تائید کرتے ہیں۔

مثال: ''باب ماجاء لا تقبل الصلاۃ بغیر طھور''. (۸۱)

ابواب الزکوۃ میں یہ ترجمۃ الباب ہے''باب ماجاء لا تقبل الصدقة من غلول''(۸۲)

یہ ایک ہی روایت کے دو جز ہیں مسلم اور ترمذی نے اس کو نقل کیا ہے۔یہ روایت امام بخاریؒ کی شرط پر نہیں ہے،اس کو ترجمۃ الباب بنایا ہے اور روایاتِ باب سے اس کی تائید کی ہے۔(۸۳)

۳۷۔ کبھی آپؒ ترجمۃ الباب واضح اور فیصلہ کن انداز میں ذکر فرماتے ہیں اور یہ اس وقت کرتے ہیں جب ان کے نقطہ نظر کی تائید کرنے والی روایات صحیح اور قوی ہوتی ہیں،تو وہ نہ دوسرے کے اختلاف کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ مخالف روایات

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کالحاظ کرتے ہیں اور اپنے نقطہ نظر کو بھرپور انداز میں پوری قوت کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

مثال:" باب وجوب صلوۃ الجماعۃ " " باب الیتیم ضربۃ "

یہ تراجم بالکل واضح المراد ہیں۔ان میں امام نے اپنا نقطہ نظر قوی انداز میں پیش کیا ہے۔(۸۴)

۳۸۔ بسا اوقات "بدأالحکم" کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ترجمہ قائم کرتے ہیں اور ترجمہ واضح المراد ہوتا ہے۔

مثلاً: "باب بدأ الاذان ، باب بدأالسلام ، باب الخلق " یہ تراجم "بدأالحکم" کو بیان کررہے ہیں اور ان کی مراد بالکل واضح ہے،جس کی تائید وتصدیق ذیلی روایات کررہی ہیں۔(۸۵)

۳۹۔ معنی لغوی واصلی پیش نظر رکھ کر ترجمہ ثابت کرتے ہیں۔

مثال:"باب مایذ کر فی الفخذ"(۸۶) اس میں امام بخاریؒ فخذ کے غیر عورت ہونے پر اشارہ کررہے ہیں اس بارے میں حضرت زید بن ثابتؓ کی روایت پیش کی ہے جس میں ہے" وفخذہ علی فخذی "اور فخذ کے لغوی اور اصلی معنی کو پیش نظر رکھ کر بتلا رہے ہیں کہ فخذ عورت نہیں اگر عورت ہوتی تو نبیؐ اپنی ران حضرت زیدؓ کی ران پر نہ رکھتے۔

یہاں پر کہا جا سکتا ہے کہ ران کا رکھنا حائل کے ساتھ تھا اور وہ جائز ہے، آپؐ کی ازار وقمیص اور حضرت زیدؓ کی ازار وقمیص درمیان میں حائل تھی۔(۸۷)

۴۰۔ بعض دفعہ ترجمہ قائم کرنے کے بعد اسے حدیث باب سے بذریعہ دلالات یعنی دلالتِ التزامیہ،عبارۃ النص اور اشارۃ النص سے ثابت کرتے ہیں۔

مثال:"باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان" اس ترجمہ کو حدیثِ باب سے بذریعہ دلالت التزامیہ ثابت کیا ہے۔(۸۸)

حاصلِ بحث:

صحیح بخاری میں امام بخاریؒ نے احادیث کو مختلف عنوانوں کے تحت ذکر کیا ہے۔یہ عنوان تراجم الابواب کہلاتے ہیں۔ان تراجم کو آپؒ نے اپنے مخصوص انداز سے مختلف طریقوں سے پیش کیا ہے۔یہ طریقے "عادات البخاری فی التراجم" کہلاتے ہیں۔اہل علم نے ان طریقوں میں غور وفکر کے بعد کچھ اصول وقواعد بیان کیے ہیں، کہ امام بخاریؒ نے درحقیقت ان اصولوں کو سامنے رکھ کر تراجم قائم کیے ہیں۔برصغیر کے مشہور محدث،مولانا زکریاؒ نے بھی تراجم بخاری میں غور کیا اور ذاتی تحقیق وتنقیح کے بعد اصولِ تراجم بخاری کی تعداد ستر بیان کی ہے۔ان ستر اصولوں پر اپنی کتاب "مقدمہ لامع الدراری" میں روشنی ڈالی ہے۔اور اصولوں کو ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ ابوابِ بخاری سے اس کی مثالیں بھی پیش کی ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حواشی وحوالہ جات

۱۔ سلیم اللہ خان، مولانا، کشف الباری عمافی صحیح البخاری، کراچی، مکتبہ فاروقیہ، ۱۴۲۹ھ/۱۶۸
۲۔ ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی، ھدی الساری مقدمہ فتح الباری، بیروت دارالمعرفۃ، ۱۳۷۹ھ/ص ۴۷۹
۳۔ کشمیری، انوار شاہ، مولانا، مقدمہ فیض الباری، مطبوعہ قاہرہ، س،ن،ص،
۵۔ کاندھلوی، محمد زکریا، مولانا، الکنز المتواری فی معادن لامع الدراری، فیصل آباد، مؤسسۃ الخلیل الاسلامیۃ، ۱۴۱۹ھ/۱/۳۳۷
۶۔ فیروز اختر ندوی، مولانا، ذکرِ زکریا، لاہور مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ، ۱۴۳۴ھ ص ۲۱۲
۷۔ کاندھلوی، محمد زکریا، مولانا، مقدمہ لامع الدراری، کراچی، ایچ ایم سعید کمپنی، س۔ن،ص ۱۰۶
۸۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار طوق النجاۃ، ۱۴۲۲ھ/۱/۶
۹۔ صحیح البخاری، ۱/۹۳
۱۰۔ صحیح البخاری، ۱/۹۳، الرقم ۴۲۶
۱۱۔ مقدمہ لامع الدراری، ص ۱۰۶
۱۲۔ صحیح البخاری ۱/۵۴، ارقم ۲۲۴
۱۳۔ مقدمہ لامع الدراری، ص ۹۸
۱۴۔ صحیح مسلم، ۱/۱۵۰
۱۵۔ صحیح البخاری، ۱/۳۴
۱۶۔ مقدمہ لامع الدراری، ص ۹۸
۱۷۔ فتح الباری، ۲/۵۸۰
۱۸۔ صحیح البخاری، ۲/۴۶
۱۹۔ صحیح البخاری، ۱/۴۲
۲۰۔ مقدمہ لامع الدراری، ص ۱۰۰
۲۱۔ صحیح البخاری، ۱/۱۷۰
۲۲۔ کشف الباری، ۱/۱۶۹
۲۳۔ صحیح البخاری، ۲/۹۶
۲۴۔ مقدمہ لامع الدراری، ص ۱۱۲
۲۵۔ صحیح البخاری، ۱/۱۴۹
۲۶۔ کشف الباری، ۱/۱۷۰
۲۷۔ صحیح البخاری، ۳/۸۳
۲۸۔ صحیح البخاری، ۱/۷۵
۲۹۔ مقدمہ لامع الدراری، ص ۱۰۷
۳۰۔ صحیح البخاری، ۱/۵۲
۳۱۔ کاندھلوی، محمد زکریا، مولانا تقریر بخاری شریف، کراچی، مکتبہ الشیخ، س۔ن، ۱/۲۱/۲۷
۳۲۔ فتح الباری، ۵/۲۲۳
۳۳۔ صحیح البخاری، ۳/۹۸
۳۴۔ فتح الباری، ۵/۲۲۳
۳۵۔ صحیح البخاری، ۳/۱۶۰
۳۶۔ أیضاً۔ ۳/۱۶۰
۳۷۔ فتح الباری، ۵/۶۶
۳۸۔ مقدمہ لامع الدراری، ص ۹۷
۳۹۔ محولا بالا
۴۰۔ صحیح البخاری، ۱/۳۰
۴۱۔ أیضاً۔ ۱/۴۸

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۲۔ مقدمہ لامع الدراری۔ص ۱۰۰
۴۳۔ مقدمہ لامع الدراری،ص ۱۰۴
۴۴۔ صحیح البخاری،۱۳/۲
۴۵۔ مقدمہ لامع الدراری،ص ۱۱۷
۴۶۔ صحیح البخاری،۱۵۸/۱
۴۷۔ دہلوی،شاہ ولی اللہ،رسالہ تراجم ابواب البخاری،کراچی،قدیمی کتب خانہ،۱۳۸۱ھ،ص ۲۲
۴۸۔ صحیح البخاری،۱۰۰/۱
۴۹۔ أیضاً، ۱۰۷/۱
۵۰۔ تقریر صحیح بخاری شریف،۱۲۶/
۵۱۔ صحیح البخاری،۱۹/۱
۵۲۔ مقدمہ لامع الدراری،ص ۱۰۴
۵۳۔ صحیح البخاری،۱۲/۱
۵۴۔ أیضاً،۱۹/۱
۵۵۔ مقدمہ لامع الدراری،ص ۱۰۴
۵۶۔ صحیح البخاری ۵۳/۱
۵۷۔ محولا بالا
۵۸۔ رسالہ تراجم ابواب البخاری،ص ۱۳
۵۹۔ مقدمہ لامع الدراری،ص ۹۷
۶۰۔ تقریر بخاری شریف،۱۲۶/۱
۶۱۔ صحیح البخاری،21ا
۶۲۔ أیضاً،۱۲۹/۱
۶۳۔ مقدمہ لامع الدراری،ص ۱۰۰
۶۴۔ صحیح البخاری،۴۱/۱
۶۵۔ مقدمہ لامع الدراری،ص ۹۷
۶۶۔ صحیح البخاری،۱۳/۲
۶۷۔ فتح الباری،۴۲۶/۲
۶۸۔ صحیح البخاری،۹۸/۱

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۶۹۔ مقدمہ لامع الدراری، ص ۹۸
۷۰۔ شیخ الہند، محمود حسن، مولانا، الابواب والتراجم، کراچی، دار الثناء، ۱۴۳۰ھ، ص ۱۹
۷۱۔ صحیح البخاری، ۴۹/۲
۷۲۔ مقدمہ لامع الدراری، ص ۱۰۵
۷۳۔ الابواب والتراجم، ص ۱۸
۷۴۔ صحیح البخاری، ۱۷/۱
۷۵۔ مقدمہ لامع الدراری، ص ۹۹
۷۶۔ صحیح البخاری، ۱۲۷/۱
۷۷۔ مقدمہ لامع الدراری، ص ۹۸
۷۸۔ صحیح البخاری، ۱۸۳/۴
۷۹۔ أیضاً، ۱۰/۱
۸۰۔ أیضاً، ۲۵/۱
۸۱۔ أیضاً، ۳۹/۱
۸۲۔ أیضاً، ۱۰۸/۲
۸۳۔ مقدمہ لامع الدراری، ص ۹۳
۸۴۔ أیضاً، ص ۱۱۲
۸۵۔ أیضاً، ص ۱۱۸
۸۶۔ صحیح البخاری، ۸۳/۱
۸۷۔ کشف الباری ۱۸۲/۱
۸۸۔ مقدمہ لامع، ص ۸۳

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.